



سوال

(337) کیا پشت اور پنڈلیوں کے بالوں کو صاف کرنا جائز ہے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا مرد کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ بغل اور زیر ناف کے ساتھ ساتھ جسم کے باقی حصوں مثلاً کمر، پنڈلیوں اور رانوں سے بھی بالوں کو صاف کر دے جب کہ اس کا مقصود عورتوں اور اہل کتاب کافروں وغیرہ کے ساتھ مشابہت اختیار کرنا نہ ہو؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مذکورہ بالا بالوں کو صاف کرنا جائز ہے کیونکہ ان کی صفائی سے جسم کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا بشرطیکہ عورتوں یا کافروں سے مشابہت مقصود نہ ہو کیونکہ اصل، اباحت (جواز) ہے اور کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ دلیل کے بغیر کسی چیز کو حرام قرار دے اور مذکورہ بالوں کے صاف کرنے کی حرمت کی کوئی دلیل نہیں ہے لہذا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا سکوت اس بات کی دلیل ہے کہ یہ جائز ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ مونچھیں کترادیں، ناخن تراش دیں، بغلوں کے بالوں کو اکھیڑ دیں اور زیر ناف بال مونڈ دیں۔ مردوں کے لئے آپ نے سر منڈانا بھی جائز قرار دیا ہے جب کہ آپ نے بال اکھاڑنے والی اور بال اکھڑوانے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے اور مردوں کو آپ نے داڑھی رکھنے اور اسے بڑھانے کا حکم دیا ہے اور ان کے سوا دیگر بالوں سے سکوت فرمایا ہے اور جس سے اللہ اور اس کا رسول ﷺ سکوت فرمائیں وہ قابل معافی ہے اور اسے حرام قرار دینا جائز نہیں ہے کیونکہ ابو ثعلبہ نخعی رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تحقیق اللہ تعالیٰ نے کچھ فرائض مقرر فرمائے ہیں، انہیں ضائع نہ کرو۔ کچھ حدود کا تعین فرمایا ہے، ان سے تجاوز نہ کرو، کچھ چیزوں کو حرام قرار دیا ہے، ان کا ارتکاب نہ کرو اور تم پر رحمت کے پیش نظر، نہ کہ بھولنے کی وجہ سے کچھ چیزوں سے سکوت فرمایا ہے، تم ان کے بارے میں بحث نہ کرو“ (دارقطنی وغیرہ) یہ بات امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمائی ہے۔

مذکورہ حدیث اور اس کے ہم معنی دیگر احادیث و آثار کی وجہ سے اہل علم کی ایک جماعت نے بھی یہی فرمایا ہے۔ ان احادیث و آثار میں سے بعض حافظ ابن رجب رحمۃ اللہ علیہ نے ”جامع العلوم والحکم“ میں حدیث ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ کی شرح میں ذکر فرمائے ہیں جو شخص ان کو دیکھنا چاہے وہ اس کتاب کا مطالعہ فرمائے، واللہ اعلم۔



420 صفحہ

محدث فتویٰ